ebooks.i360.pk

Aurangzaib Yousufzai – May 2017 2017 اورنگزیب یوسفزئی- مئی

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر42

Thematic Translation Series Installment 42

[قرآنی موضوعات Quranic Themes)

(English/Urdu)

THE HOAX OF " DIVORCE" -"طلاق" کا دھوکا

For English Readers:

Please scroll down to the English text which follows the Urdu one. Later on, the Verses take a start and every Verse is followed by its Urdu and English translations simultaneously. English text starts from Page 5 below. Verses start from page 11.

اس ریسرچ آرٹیکل میں ہمارا قرآنی موضوع [theme] " طلاق " ہے۔

آج کے ترقی یافتہ علم و دانش کی روشنی میں کی گئی مسلم سکالروں کی قیمتی کاوشوں کے نتیجے میں اب ہمارے مروجہ اسلام کی شکل و صورت کو ایک **"عظیم عربی دھوکے"** [The Great Arab Scam] کا نام دیا جا چکا ہے۔ سالہا سال کی اسی قیمتی کاوش اور تجزیے کی مطابقت میں تحریرِ ھذا کو بھی جدید ترین علمی بنیادوں پر کی گئی تحقیق کے نتیجے میں **"طلاق کا دھوکا"** کے عنوان سے معنون کیا گیا ہے۔ یہ اس لیے کہ متعلقہ متن کے ایک انتہائی محتاط تحلیل و تجزیے نے اس لفظ کی زمانۂ قدیم سے چلی آ رہی تمام قرآنی تعبیرات کو ایک بڑی دھوکا دہی ثابت کر دیا ہے۔ آیئے، بہت سے دیگر دھوکوں کی مانند اس دھوکے کا راز بھی فاش کرتے ہوئے، قرآنِ حکیم اور اسلام کے دامن پر اس کے ذریعے لگائے گئے داغ دھبّوں کو علم و دانش کے آبِ زمزم سے اچھی طرح دھو کر، اپنے دینِ حق کی پاک اور مصفّا شکل دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمارا اولین چونکا دینے والا سوال یہ ہے کہ کیا ایک شوہر اور بیوی کے درمیان کبھی کبھار وقوع پذیر ہو جانے والی امکانی طلاق جسے Divorce کہا جاتا ہے، ایک اتنا بڑا قومی اور کلیدی مسئلہ تھا کہ اُسے قرآن جیسی الہامی ضابطے کی کتاب کے پہلے ہی باب میں انتہائی طول و عرض اور ہمہ جہتی کے ساتھ زیرِ غور لایا جانا، اور متعدد احکامات صادر کرنا ضروری سمجھا گیا؟؟؟۔۔۔ کیا یہ اتنا اہم نوعیت رکھنے والا حساس ترین سیاسی و اجتماعی مسئلہ تھا کہ اس

کے لیے ترجیحی انداز میں البقرۃ جیسی ابتدائی سورت میں ہی 20 لگاتار آیات مخصوص کر دینا اور ہیئتِ مقتدرہ کو راست ہدایات دینا ضروری مانا گیا؟؟؟ ۔۔۔۔ایک بار پھر سورۃ الاحزاب میں اور ایک اور مرتبہ سورۃ الطلاق میں بھی " متطلقات " کے حقوق کے تحفظ کا حکم کیوں دہرایا گیا؟؟؟۔۔۔۔۔ کون تھیں یہ نہایت تزویراتی حیثیت کی حامل "مطلقات" جن کے بارے میں نبی کریم کو اور حکام بالا کو، جمع مذکر مخاطب کے صیغے میں، بار بار تکرار کے ساتھ خوف خدا یاد دلایا گیا؟؟؟۔۔۔۔ اگر یہ مطلقہ خواتین ہی تھیں، جیسا کہ آج تک کے تمام تراجم و تفاسیر ہمیں بتاتی ہیں، تو شوہر اور بیوی میں طلاق تو ہر دو فریقوں میں سے کسی بھی ایک کی جانب سے زیادتیوں اور ذہنی ہم آہنگی کے فقدان کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ پس انتہائی جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن میں صرف ایک ہی فریق یعنی مونث فریق، یعنی "المطلقات" کی مظلومیت کا ذکر اور اُسی کے تحفظ کے لیے فکر و تشویش اور حفاظتی احکامات کا ایک دریا کیوں بہا دیا گیا؟؟؟ طلاق کے ضمن میں دوسرے مذکر فریق یعنی "المطلقین" کو کیسے مکمل نظر انداز کر دیا گیا؟؟؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ کئی بار تو طلاق کے محرکات میں عورت کی جانب سے بھی شوہر کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے؟

اس مقالے میں عقل کو ماوف کر دینے والے انہی تمام سوالات کے خاطر خواہ جوابات دینے کی کوشش کی جائے گی۔

طلاق کو عرفِ عام میں، یعنی ہمارے تمام مروجہ تراجم اور ان کی ماخذ تفاسیر میں، شوہر اور بیوی کے درمیان رشتۂ زوجیت یا مناکحت سے علیحدگی سے تعبیر کیا گیا ہے، جس میں یا تو ایک شوہر اپنی بیوی کو رشتے سے آزاد کر دیتا ہے، یا بیوی عدالت کے ذریعے ایک ناپسندیدہ شوہر سے آزادی حاصل کر لیتی ہے۔ یہ لفظ قرآن میں اتنی تکرار سے وارد ہوا ہے اور ہمیں بھی اُسی تکرار سے ایسی پٹّی پڑھائی گئی ہے، کہ ہم سب بھی اس لفظ کو مطلق طور پر میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہی کے واحد معنی دینے پر مجبور کر دیے گئے ہیں۔ اس کے بنیادی معانی کی جانب ہماری سوچ کا گذر بھی نہیں ہونے دیا گیا۔ یعنی ہماری تفکیر، تفہیم و تفقہ کی صلاحیت کو بھی مقید اور محبوس کر دیا گیا ہے۔

دوسری جانب اس کی تاویلات میں فقہ کے میدان میں تو قیاسات اور جوڑ توڑ کی وہ بھرمار کی گئی ہے کہ آپ کو طلاق کی خود ساختہ اقسام کے نام ہی یاد رکھنے کے لیے رٹّے لگانے کی ریاضت کرنی ہوگی۔ نیز ہر قسم کی طلاق کی مختلف النوع فقہی توجیہات، شرائط، لوازم اور تشریحات سے کتابوں کے ابواب بھرے پڑے ہیں۔ نیز احادیث کے ذریعے بھی اس میدان میں طبع آزمائی کی گئی ہے۔ یہاں بھی اس عمل کو میاں اور بیوی کے درمیان علیحدگی کا نام دے کر خوب ہی تختۂ مشق بنایا گیا ہے۔ حالانکہ تمام آثار و قرائن ثابت کرتے ہیں کہ یہ مخصوص لفظ قرآن کے سیاق و سباق میں ایک یکسر مختلف عمل کو، یعنی سیاسی علاقائی وابستگیوں اور الحاقات سے آزاد ہو جانے کے بارے میں استعمال کیا گیا ہے۔

اس طرح یہ بڑا دھوکا بھی، حسبِ سابق دیگر تمام دھوکوں کی مانند، ملوکیت کے دربار میں ایک بہت سوچی سمجھی مطلب پرستانہ سازش کے ذریعے تیار کیا گیا باور ہوتا ہے۔ طلاق کے درج بالا دریافت کردہ حقیقی قرآنی معانی کے مطابق عوام کی کوئی بھی جماعت اگر کسی بھی ریاستی الحاق اور شراکتِ کار، یا

ebooks.i360.pk

مرکز کی حاکمیت کے اقرار کے معاہدے سے علیحدگی، آزادی، خود مختاری حاصل کر لیتی ہے تو اسے المطلقات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور قرآنی بیانیے میں اس لفظ کے وسیع تناظر میں دی گئی تفاصیل میں درج ذیل نکات شامل ہیں:-

1] امورِ جہاں بانی اور ملک گیری کے ضمن میں، ایک حقیقی حکومتِ الٰہیہ کا اپنے عوام یا کمزور طبقات، یا آبادیوں کے الحاقی یونٹوں کے ساتھ دستور العمل کیا ہونا چاہیئے؛

2] عوامی حقوق کی پاسداریوں میں کمی اور ناانصافیوں کے باعث ماتحت آبادیوں کے کسی بھی طبقے، معاشرے، قبیلے، قوم یا علاقائی یونٹ کا مرکزی حکومت سے الحاق ختم کر دینے کا حق،،،، علیحدگی یا آزادی و خود مختاری حاصل کر لینے کا حق؛

3] اور اُس علیحدگی کی صورت میں ان کے تمام استحقاقات اور واجبات کی ادائیگی کے معاملات کو زیرِ نظر لا کر متعلقہ احکامات کا نفاذ کرنا؛

4] نیز طلاق، یعنی الحاق سے علیحدگی کی صورت میں اور اس کے بعد ازاں بھی مرکزی حکومت کی مربیانہ اور حسنِ سلوک کی حامل ذمہ داریوں اور فرائض کی تفصیل۔

کیونکہ طلاق کے اس وسیع تر مگر بنیادی معانی سے ایک مطلق العنان حکومت کی عوام سے متعلق جابرانہ پالیسیوں کا مکمل رد اور بطلان کر دیا گیا ہے، اور حق تلفیوں کے نتیجے میں علاقائی آبادیوں کو الگ یا آزاد ہو جانے کے اختیار سے روکا نہیں گیا، اور کیونکہ الگ ہو جانے والوں کے بھی حقوق اور سامانِ زیست کی ذمہ داری کسی نہ کسی صورت میں مرکزی حکومت پر عائد اور قائم رکھنے پر زور دیا گیا ہے، اس لیے مطلق العنان ملوکیت کے درباروں نے طلاق کے درست تناظر کو اور اس کے بارے میں حکومت پر نافذ احکامات اور دستور العمل کو یکسر تبدیل کرنا اپنی اولین ترجیحات میں شامل کیا۔ اور قرآن کے دیگر مفاہیم کو اپنے مفاد میں تبدیل کرتے ہوئے اس شعبے کو بھی اپنی ظالمانہ دست بُرد کی نذر کر دیا۔ اور عوامی یونٹوں کی مرکز سے علیحدگی کو بالعموم ایک شوہر اور بیوی کے درمیان علیحدگی سے تعبیر کر دیا گیا۔

طلاق کے قدیمی روایتی معانی سے ہٹ کر اس کے بنیادی معنی کو روشنی میں لانے اور اس کی مطابقت میں ترجمے پر پہلے پہل قلم اُٹھانے کا کریڈٹ ڈاکٹر قمر زمان صاحب کو دینا ضروری ہے۔ تمام قدما اور متاخرین سمیت تمام ہم عصر سکالروں کے گہرے مطالعے نے بھی یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ اس سے قبل کسی نے بھی روایتی یا موروثی علمی اور تدریسی سانچے کی حدود سے باہر نکل کر اس موضوع پر پیش رفت نہیں کی تھی۔ البتہ ڈاکٹر صاحب کے تراجم، اس عاجز کی ذاتی رائے میں، اکثر اپنی عبارت یا بیانیے میں کئی اقسام کے سقم اور ابہامات کی موجودگی کے باعث بے ربط اور ناقابلِ فہم متن کے حامل پائے جاتے ہیں اور شرحِ صدر کا باعث نہیں بن پاتے۔ اس کے کئی ٹھوس اسباب ہیں جن پر تبصرہ کرنا اس مضمون سے غیر متعلق ہو گا۔ اس لیے اس عاجز نے موضوع پر از سرِ نو کام کرنے کا گراں بہا بوجھ اپنے سر پر اُٹھانے کا فیصلہ کیا تا کہ ایک علمی بنیاد پر معتبر اہلیت کا حامل ترجمہ پیش کیا جا سکے۔

محنتِ شاقہ کے بعد جو کچھ بھی یافت حاصل ہوئی، وہ پیشِ خدمت ہے۔ امید ہے کہ یہ بالکل نئی کاوش ایک نہایت آسان منطقی تفہیم پیش کرنے میں کامیاب ہو گی اور ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کا جواب بھی دیتی جائے گی۔ مشورے اور راہنمائی کا طلبگار رہوں گا۔

ریکارڈ درست رکھنے کے لیے یہ حقیقت آشکار کرنا ضروری ہے کہ خود راقم الحروف نے بھی کئی سال قبل طلاق کے موضوع پر ایک مقالہ بعنوان "تین طلاق کا بھوت" تحریر کیا تھا۔ یہ مقالہ بھی طلاق کی اُسی روایتی تعبیر کو درست سمجھتے ہوئے لکھا گیا تھا جس کے مطابق طلاق کو بالعموم انگلش زبان میں Divorce کے مرادف مانا جاتا تھا۔ وہ مقالہ اب اس جدید ترین تحقیق کے نتیجے میں کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ علمی و شعوری ارتقاء کے ہمہ وقت جاری عمل کے تقاضے بالکل غیر جانب دار اور بے رحم ہوا کرتے ہیں۔ اسی ظالم ارتقاء کے سبب اپنے وقت کے بہت سے نابغوں کی تحریروں کا قیمتی ماحصل مسترد کیا چکا ہے یا ترقی پا کر یکسر تبدیلی کا شکار ہو چکا ہے۔

نکاح، نساء اور طلاق کے الفاظ البقرۃ کی آیت 221 سے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور تقریباً متواتر آیت 241 تک طلاق ہی کا موضوع زیرِ بحث چلا آتا ہے، یعنی تقریباً بیس کے قریب آیات میں سے زیادہ تر طلاق کا ذکر کرتی ہیں اور اس ضمن میں تمام تر پہلوؤں سے ہدایات و احکامات صادر کرتی ہیں۔ اس سے نہ صرف حکومتی سطح پر عوامی یونٹوں کی طلاق، یعنی علیحدگی یا آزادی، کے عمل کی اہمیت اجاگر ہوئی ہے، بلکہ اس کے تمام امکانات اور متضمنات کو روشنی میں لایا گیا ہے۔

البتہ ہمارے کرپٹ روایتی تراجم میں تو انہی آیات کے ضمن میں "شراب نوشی اور جوا کھیلنا"، "خواتین کے حیض" اور "بچوں کی رضاعت" سے لے کر ان کی پرورش اور نشوونما اور حقوق و فرائض پر بھی بڑے واضح بیانات داخلِ متن کر دیے گئے ہیں۔ یہ سب ایک انتہائی عامیانہ انداز کے مطلب پرست لفظی ترجمے کا شاخسانہ ہیں۔ غرضیکہ کہ یہاں ایک طویل اور ہمہ جہت اور غیر مربوط سابقہ بیانیہ ہمارے سامنے موجود ہے جو تمام تر اعادے اور درستگی کا متقاضی ہے۔ بہتر ہو گا کہ قارئین کوئی بھی روایتی ترجمہ اپنے سامنے کھول کر رکھیں تاکہ مطالعے کے ساتھ ساتھ تقابلی جائزہ بھی لیا جا سکے۔ تو آگے بڑھنے سے قبل ہم اس لفظ کے معانی پر ایک مختصر نظر ڈال لیتے ہیں تاکہ آئندہ پیش رفت بآسانی ذہن میں بیٹھ جائے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ ایک نہایت وسیع المعانی لفظ ہے جس کے معانی کی تشریح لین کی شہرہ آفاق لغات کے چار عدد بڑے تین کالمی صفحات پر محیط ہے:-

<u>Tay-Lam-Qaf</u> : **ط ل ق ; <u>= to be free from bond</u>**, be divorced, be repudiated. talaaq - divorce. ta'allaqa (vb. 2) - to divorce/quit/leave. mutallaqatun - divorced woman. intalaqa - **<u>to start doing something, depart, set out in doing something, go ones way, be free or loose. Atlaq an-naar اطلق النار ; to open gun fire.</u>**

خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیے۔ یہی اس لفظ کا بنیادی معنی ہے۔ یہاں شوہر اور بیوی کے درمیان واقع ہونے والی طلاق کا مفہوم تبھی داخل ہو سکتا ہے اگر جملے کا سیاق و سباق واضح الفاظ کے ساتھ شوہر و بیوی کے تعلق کا تناظر پیش کر رہا ہو۔ بصورتِ دیگر طلاق صرف اور صرف کسی بھی الحاق یا تعلق کار کے

ebooks.i360.pk

خاتمے، اور کسی بھی معاہدے کی پابندی سے آزادی اور علیحدگی کے معانی دیتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کہ لفظِ نکاح صرف اور صرف ایک قریبی تعلق کار کے عہد وپیمان کا معنی دیتا ہے، یا کسی شے پر دسترس یا قبضہ حاصل کرنے کا معنی دیتا ہے،،،،، اور عورت اور مرد کے درمیان نکاح کے معاہدہ کا معنی اُسی موقع پر دیتا ہے جب وہاں سیاق وسباق مرد وعورت کی شادی کا حوالہ دے رہا ہو۔

سند کے لیے یہ اشارہ کافی ہے کہ فتحِ مکہ کے تاریخ ساز موقع پر ابو سفیان، ان کے بیٹے حضرت معاویہ اور ان کے رفقاء پر مشتمل دشمنانِ اسلام کی دو ہزار کی نفری کو، جنہوں نے فیصلہ کن شکست کھانے کے بعد مصلحتاً اسلام قبول کیا تھا، "الطلقا" [At-Tulaqaa] کا نام دے دیا گیا تھا۔ الطلقاء سے مراد "اس علیحدہ کی گئی کیٹیگری کے لوگ جو دینِ اسلام میں باامرِ مجبوری داخل ہوئے" ۔[دیکھیے، المنجد، عربی، صفحہ ۴۷۰۔ نیز ویڈیو بیانات از شیخ حسن فرحان المالکی، ہم عصر سعودی قرآنی سکالر] ۔ اس سند سے بھی ظاہر ہے کہ طلاق کا روایتی اور موروثی معنی یکسر دھوکے پر مبنی ہے، کیونکہ،،، کیا اس دھوکے کی راہ پر چلتے ہوئے ان دو ہزار "الطلقاء" سے مراد "بیویوں سے طلاق یافتہ مرد" نہیں ہونا چاہئے تھا؟؟؟ ۔ یہ ایک بڑا معصوم سا سوال ہے۔ اور اس لیے اٹھایا گیا ہے کہ روایتی تفاسیر وتراجم میں ہر عربی لفظ کا ہر جگہ "صرف ایک" ہی معنی ہوا کرتا ہے۔ کیا المنجد میں اور شیخ حسن بن فرحان المالکی کے حالیہ ویڈیو بیانات میں ط ل ق کا حقیقی معنی بیان کر کے کسی بڑی بھاری غلطی کا ارتکاب کیا گیا ہے؟

تو آیئے اپنی تحقیق وجستجو اور دریافت کے سفر پر ساتھ ساتھ قدم بقدم آگے بڑھتے ہیں۔ موضوع طویل ہے اور متعلقہ آیات کافی تعداد اور حجم رکھتی ہیں ۔ لیکن ہر مرحلہ چونکا دینے والے دلچسپ انکشافات کا حامل ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ان طلاق کے لیے مخصوص کی گئی آیات کا سیاق وسباق جنگ اور خوں ریزی کے حالات ہیں۔ یعنی ان کی ابتدا میں بھی جنگ اور گورننس کا ذکر ہے۔ اور ان کی انتہاء پر بھی موضوع جنگ اور ریاست کا گورننس ہی ہے۔ خطاب حکومت کے مرکزی ذمہ داروں سے ہی کیا گیا ہے۔ عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

THE ENGLISH TEXT

In this research article our Quranic Theme is "Tallaaq", traditionally taken as synonymous with DIVORCE.

In the light of the present day advancement in human knowledge and intellect, a few Muslim scholars' continued efforts have finally led us to believe that the prevalent form of Islam can be safely termed as "**The Great Arab Scam**". In accordance with this highly valued and justified conclusion, which is the result of historical analyses scattered over many years, this writing too has been entitled as "The Hoax of Tallaaq" on the basis of a profound research work on this theme carried out in keeping with the most rational academic and linguistic standards. This is so because the investigation and analysis of relevant texts have proved the

hitherto prevalent definition of this word as a big hoax. Let us then expose this deception too, like so many other deceptions already exposed, thereby trying to bring forth the pure and clean face of Quran or Islamic Discipline to the world out there by washing its face thoroughly with the fresh and pure waters of rationality, knowledge and intellect.

The foremost and startling question confronting us consists in probing as to why a probable Divorce, which is a very infrequent phenomenon in Muslim societies, taking place between a man and his wife has been turned into such a big key national issue that it was deemed essential to subject it to a serious lengthy deliberation in the initial chapter of a Divine Book like Quran, and a series of repeated commandments had to be issued concerning it??? Was this issue of such a sensitive political and communal nature that it was dealt with utmost priority and importance so as to reserve for it about 20 consecutive Verses of the initial Chapter Al-Baqarah, and to pass numerous direct orders concerning it to the authorities??? Again, why in Chapter Al-Ahzaab and another time in Chapter At-Tallaaq too, the safeguarding of the rights of the same “Al-mutallaqaat” was re-emphasized??? Who actually were those “Al-Mutallaqaat” who held such a vast strategic importance that in their favor the holy Messenger and his high officials were repeatedly addressed in the “second person, plural, and masculine” form, and cautioned and admonished in an extremely serious manner???.......If those were the ordinary “Divorced Women”, as we are made to understand through the entire corpus of our prevalent exegesis and translations, then the question arises in our minds as to why only one (female) party of a divorce was made a lone victim and center of high concern and alarm, in a very partial looking way; and a flood of commandments was sent down to safeguard her exclusive interests;--- whereas, a Divorce can be instigated by the negative behavior of any one of the two concerned parties where lack of mental reconciliation may persist??? Why were the “Al-Mutallaqeen”, the masculine party of a Divorce, were neglected altogether in this reprimand??? It goes without saying that in many instances a Divorce is the result of misconduct or uncompromising attitude of a wife, and the victim in such cases is the husband.

Effort will be made in this article to answer all these mind-boggling questions in a satisfactory way.

ebooks.i360.pk

Tallaaq (Divorce) in common jargon, as per all of our prevalent translations and their exegetic sources, has been defined as a separation that sets a husband and his wife free from the bond of their marital relationship. In such cases, either a husband sets his wife free from the bond, or a wife secures a divorce from an unwanted husband through court. This word has appeared so repeatedly in Quranic text – and we have been repeatedly misguided about it in such a way – that all of us have become brainwashed to give it the same absolute meaning of a break up between man and wife. We were never allowed to try to approach its basic root meaning. Actually, our faculties of imagination, understanding and analyzing have been rendered fully captive or dormant.

On the other hand, in the field of Islamic Jurisprudence, this theme was given a free hand to improvise and expand with all kinds of dubious suppositions and futile inventions. Even the classification of different kinds of Divorce, Multiple Divorce (three divorces) included, is made so vast and complicated that you need a hard toil to learn and remember its entire superfluous vocabulary and frivolous legal terminology. There are voluminous books full of detailed descriptions of many concocted kinds of Divorces, their legal implications, the terms and conditions applied to each of them, and lengthy explanatory narratives. As if it was not enough, Hadith has also entered the field to contribute its share and make this theme a target of its manipulation taking it the same way as a Divorce between man and wife. Nevertheless, contrary to it, it is proved beyond doubt, from the study of all aspects of the issue, that this particular word, in Quranic contexts, is used in a radically different perspective, and rather represents setting free of regional communities of the general public from their alliance or allegiance with or subordination of the Center in cases of violation of their rights or negligence in the implementation of welfare measures for them.

Thus, this big hoax, like all the other hoaxes, seems to have been fabricated in the Royal Court of Despotic Damascus Regime of Umayyads through a well thought out wishful conspiracy. According to the above mentioned rational Quranic definition of Tallaaq, the population units when they embark upon getting out of an allegiance with a government, or a working agreement, or from subordination of a political center, and acquire freedom or autonomy, they are termed as Al-Mutallaqaat. Therefore, in the light of a general global application of Quranic injunctions, under which a population unit can’t be kept subjugated by force, the

ebooks.i360.pk

details given in the context of this term's wider perspective consist of the following points :-

1) What should be the mode of interaction of a true benevolent Divine Kingdom with its masses, or weaker segments of society, or units of allegiance, in respect of its global strategy and overall governance; and….

2) The right of any regional unit, a section or class of society, a tribe or community, to break up its allegiance with the central government, to get free or separated, or to secure internal autonomy as a result of the Center falling short in fulfilling its obligations and committing injustice in governing its people;

3) And in case of that separation, to apply all the relevant directives by bringing under scrutiny all cases of entitlements, rights and dues ;

4) And in case of Tallaaq, i.e., break up of allegiance having taken effect, and afterwards too, the details of central government's generous and fatherly responsibilities towards them.

It is very clear that from this deeper basic definition of Tallaaq (Divorce) that a complete and effective rebuttal of tyrannical policies of a dictatorial government is ordained by Quran. The right of regional population units of getting independence in case of violation of their rights by the Center is not abrogated after you have started ruling over them as a result of expansion. Even after their independence or separation, the Center is obliged to continue providing sustenance and resources to them if needed. So, how could the despotic Arab government of Umayyads have gone along with this scenario??? They were the enemies of Islam and had usurped power through intrigue and military might. It was therefore deemed imperative for the royal court to review these injunctions of Quran and bring about radical changes in their perspective by corrupting the Root meaning of the word Tallaq and diverting the nature and direction of all the relevant commandments. And while they were already transforming the entire Quran in a most organized and systematic way to serve their imperialistic interests, they also played havoc with the theme of Tallaaq which did not suit the tyranny of an empire.

Discarding the old traditionist definition of Tallaaq and drawing forth its basic Root meaning, and then re-translating relevant Quranic verses in its true light, was tried for the first time lately by Dr. Qamar Zaman and the credit for this leap forward goes to him. A thorough study of earlier and later scholars, including the contemporary ones, has proved that no one except him had taken an advanced view of this theme getting out of the inherited or traditionist academic or educational mold. However, in my humble opinion, Dr. Qamar's translations are often unclear, ambiguous and farfetched in their presentation, lack coherence, and do not provide a mental or rational satisfaction by any stretch of imagination. This is due to several reasons which are not the subject of this thesis to discuss. Therefore, the burden of producing an easily understandable, smooth and fully consistent translation that may qualify for scholarly validity, was taken up by this humble writer. Whatever has come up is presented herewith. It is hoped that this completely fresh creative effort would be able to draw forth a straightforward solution and would, in the course of reading, continue to answer the questions that may crop up in the reader's mind. The writer would be open to suggestions and guidance.

To set the record straight, it is worthwhile mentioning here that this writer had also written a paper on the theme of Tallaaq with the title "Teen Tallaaq Ka Bhoot" (The Ghost of Three Tallaaqs) many years earlier; that article was written taking up the same old traditionist definition of Tallaaq as the right one. In the light of this hitherto most up to date research, that article can now be treated as invalid, as the dictates of ever expanding phenomenon of the evolution of human knowledge and intellect are always cruelly impartial and merciless in their rulings.

The words Nikah, Nisaa, Tallaaq start from Verse 221 of Chapter Al-Baqarah, and then the theme of Tallaaq continues to be under discussion almost vehemently up to Verse 241. And injunctions are issued on almost all aspects of this phenomenon. This discussion not only highlights on government level the importance of the process of regional population units securing freedom or autonomy but also brings into light its potential implications.

In the context of these Verses, our corrupt traditionist translations have interpolated in the text some very explicit narratives on the fictitious themes of "Alcohol and Gambling" (Al-Khmr and Al-Mayisarah), "menstruation" (Al-

Muhayiz), “breast feeding of infants” (Radha’at), and their upbringing and rights and duties. These are the results of an extremely commonplace literal and wishful interpretation. On the whole, here is before us a lengthy and diversified, inherited, inconsistent text which altogether demands a revision, correction and consistency. It is advisable to keep an old translation of these verses handy so that a quick comparison can be made simultaneously. So, before we proceed with our crucial work of exploration, let us have a glance over the authentic definition of this word so that what follows can easily make room in our minds. But let us keep in mind that this word possesses a substantially wide scope of meanings which are scattered over four big sized, three columned pages of the world famous Lane’s Lexicon:-

Tay-Lam-Qaf : **ط ل ق ; = to be free from bond**, be divorced, be repudiated. talaaq - divorce. ta'allaqa (vb. 2) - to divorce/quit/leave. mutallaqatun - divorced woman. intalaqa - **to start doing something, depart, set out in doing something, go ones way, be free or loose. Atlaq an-naar اطلق النار ; to open gun fire.**

Kindly pay attention to the underlined words; these represent its basic Root meanings. Here the concept of divorce between husband and wife can only enter if the context is referring to the relationship of husband and wife in clear terms. Otherwise, Tallaaq gives the only and exclusive meaning of getting separated, free or out of an agreement of a political/social allegiance or working relationship or alliance. It is analogous to the word NIKAAH which gives the only and exclusive meaning of an understanding of close working relationship, or to acquire someone’s services under your sponsorship/patronage/leadership,---- and gives the meaning of Marriage agreement between man and women only when the context of narration is referring thereto.

For the sake of authenticity of the above explanation, it is sufficient to recollect here from the history that on the eve of the victory of Makkah, Abu Sufyan the arch enemy of Islam, his son Muawiyah and the 2000 strong force of their supporters who had only accepted Islam under compromise, after their defeat, were singled out and given the title of “At-Tulaqaa”. At-Tulaqaa denoted a separated category of those who had to enter Islam under compulsion or strategy. (Please check from Al-Munjid, Arabic, page 470; and the video speeches of Saudi contemporary scholar of Quran, Sheikh Hassan Farhaan Al-Maliki on Youtube). These attestations make it clear that Tallaaq’s traditionist meaning is based on a

hoax. If we translate the title of "Al-Tulaqaa" conforming to the traditionist hoax, wouldn't it mean "those divorced by their wives"??? It is a simplistic innocent question, raised in view of the prevalent routine in our entire exegesis/translations where an Arabic word has invariably been used in terms of possessing "only one absolute" definition, meaning or equivalent, to be used in all different contexts indiscriminately. Have one of the most authentic Al-Munjid Lexicon and recent video statements of the Quranist Saudi Sheikh Hassan Farhaan Al-Maliki both committed some serious mistake in this respect???

Let us then embark together on our journey of exploration, step by step. The theme is lengthy and relevant verses are in substantial number and have considerable volume and content. But I can assure you that each next step that follows contains startling new discoveries. The irony is that these Tallaaq-labeled (so-called Divorce) Verses follow the context of wars, bloodshed and governance. They start with wars and governance, and they end with the issues of wars and governance. They are addressed directly to the central government and its responsible officials. For people of vision and wisdom, this one small suggestion or clue is enough to realize what it is all about.

سورة البقرة :

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن
نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّـهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تمہارے ذمہ دار ماتحت تم سے اقتدار و اختیار کے نشے [الْخَمْرِ] اور اس سے حاصل ہونے والی آسانیوں اور فراوانیوں [الْمَيْسِرِ] کے بارے میں استفسار کریں گے۔ انہیں بتا دو کہ ان دونوں کے اندر انسانوں کے کردار کے لیے بہت زیادہ ضرر موجود ہے اگرچہ کہ آسائش بھی نظر آتی ہے۔ البتہ ان کا ضرر ان کی آسائشوں کے مقابلے میں بہت بڑا ہے۔ اور وہ یہ بھی پوچھیں گے کہ وہ اللہ کی راہ میں کس قدر وسائل مہیا کر دیا کریں۔ انہیں بتا دو کہ وہ سب کچھ جو وہ زائد از ضرورت [الْعَفْوَ] سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ تم سب کے لیے اپنے احکامات اس طرح بیان کرتا ہے تاکہ تم ان پر دنیا اور آخرت کے تقابل میں غور کیا کرو۔

نوٹ: غور سے تجزیہ کریں کہ اقتدار کے مالکوں نے یہاں خود اپنی پول کھُلتی دیکھ کر کیسے خمر اور میسر کے معانی کو یکسر عامیانہ لفظی معانی میں تبدیل کر دیا تھا۔

[2:219]
Your responsible officers will ask you about the intoxication of power and authority (Al-Khumr) and the abundance and comforts gained there from (Al-Mayisarah). Tell them, in both there is great evil for your character, though some benefits may be obvious; but the evil which they generate is greater than the benefits which they tempt you in." And they will ask thee as to how much of the resources they should leave open/make available in God's cause. Say: "All that can be spared." In this way God makes clear unto you His messages, so that you might reflect in the perspective of this world and the Hereafter.

Note: Please do analyze how the powerful tyrants, upon getting exposed by Quranic verdict, have radically transformed the expressions of Khmr and Mayisar into commonplace literal meanings.

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾

اور وہ تم سے باپوں سے محروم بچوں کے مسئلے کے بارے میں بھی پوچھیں گے۔ کہ دو کہ ان کی پرورش اور تربیت ان ذمہ داران کے لیے خیر کا باعث
ہو گی۔ اگر ان بچوں کو اپنے خاندانوں کے ساتھ شریک کر لو تو وہ تمہاری برادری بن جائیں گے۔ اور یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ بآسانی شریر اور اصلاح کرنے
والے میں فرق کر لیتا ہے۔ اللہ اگر چاہے تو تم پر بھی ایسی ہی مصیبت نازل کر سکتا ہے، کیونکہ اللہ صاحبِ اختیار اور دانش مند ہے۔

[2:220]
And they will ask thee about the issue of orphans. Say: "To rehabilitate them is best." And if you share your family life with them, they will become your brethren/family: for God distinguishes between him who spoils things and him who reforms. And had God so willed He would indeed have imposed such hardships upon you too which you would not have been able to bear: Indeed God has all the might, and He is wise too!

ebooks.i360.pk

[٢٢١] وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَـٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّـهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

اور مشرک قوموں کے ساتھ [الْمُشْرِكَاتِ] قریبی شراکتِ کار کے معاہدے [تَنكِحُوا] مت کیا کرو، جب تک وہ امن و ایمان والے نہ بن جائیں، کیونکہ ایک صاحب امن و ایمان ماتحت جماعت ہمیشہ ایک مشرک جماعت سے بہتر ہوتی ہے اگرچہ کہ ثانی الذکر تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔ نیز مشرک افراد [الْمُشْرِكِينَ] سے بھی قریبی تعلق مت رکھو جب تک وہ بھی صاحب امن و ایمان نہ بن جائیں۔ اور ایک صاحب امن و ایمان ماتحت ایک مشرک سے بہتر ہوتا ہے خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ آئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ساتھ تمہیں آگ کے عذاب کی جانب بلاتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے قوانین کے ذریعے تمہیں جنت اور مغفرت کی جانب بلاتا ہے، اور انسانوں کے لیے اپنے احکامات اس طرح بیان کرتا ہے کہ وہ انہیں پیشِ نظر رکھیں۔

(2:221)

And do not enter into close working ties/agreements (Tankihu) with polytheist groups/communities (Al-Mushrikaat) until they become believers and peace loving, because a peace-keeper group is better than a polytheist group even if the latter may appear worthy of your liking. And also do not have close relations with polytheist individuals (Al-Mushrikeen) until they convert to believers in peace. A peace-keeping subject is always better than a polytheist one though the latter may look admirable to you. They are those who invite you towards the fire of remorse, whereas Allah, with his laws/guidance invites you to a life of paradise and protection/safety. And He explains his signs/directives for the multitude of humans so that they must keep those in mind and take advice from.

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّـهُ ۚ إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾

یہی ذمہ داران تم سے اس جاری خون ریزی کی صورتِ حال[الْمَحِيضِ] کے بارے میں بھی دریافت کریں گے، تو ان پر واضح کر دو کہ وہ بہر حال ایک تکلیف دہ اور قابلِ نفرت عمل ہے۔ لہٰذا تم اپنے ماتحت آبادیوں / عوام کو خونریزی کی صورتِ حال سے علیحدہ اور دور رکھنے کا انتظام کرو[فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ]۔

اور ایسا کرنے وا لے فریقوں کےساتھ قربت اس وقت تک اختیارنہ کرنا جب تک کہ وہ اس حرکت سے اجتناب کی راہ [يَطْهُرْنَ] پر نہ چلنے لگیں ۔ بس جب وہ اس غلط کاری سے رُک جائیں تو ان سے اس انداز میں تعلق رکھو جیسے کہ اللہ کا حکم ہے۔ بیشک اللہ غلط راہ سے واپس لوٹ آنے والوں [التَّوَّابِينَ] کو پسند کرتا ہے اور انہیں بھی جو غلط کاریوں سے پاک ہونے کے لیے خاص اہتمام کرتے ہیں [الْمُتَطَهِّرِينَ]۔

آیت 222 کے لیے ایک وضاحتی نوٹ اس کے تاریخی اور لغوی سیاق وسباق کے فہم کے لیے ضروری ہے تا کہ جو بھائی پسِ منظر کا علم نہ رکھتے ہوں ان کا بھی اطمینان ہو جائے: -

یہاں یہ نیچرل سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسم معرفہ کے ساتھ المحیض کس خاص خونریزی کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو صرف بغیر نام لیے ایک اشارہ ہی دیا ہے۔ تو یہ یاد رہے کہ نبی پاک کی بعثت کے تمام عرصے کے دوران قریبی ہمسایہ علاقوں میں وقت کی دو عظیم سلطنتوں کے درمیان ایک 20 سالہ طویل بڑے پیمانے کی خون ریزی جاری رہی۔ اور اگرچہ قرآن خصوصاً اس کا نام نہیں لیتا، لیکن محیض کا معرف باللام ہو کر المحیض کے طور پر کسی خاص خون ریزی کے بارے میں استعمال کیا جانا اور نبی پاک کے ذمہ دار اہلکاروں کا اس کے بارے میں استفسار کرنا، اُسی مخصوص اور معروف خون ریزی کی جانب ایک حتمی اشارہ ہو سکتا ہے۔ نیز لفظ "المحیض"، اسم ظرف ہے جو ظرف زمان و مکان اور ماخذ کا اظہار کرتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لفظ عورتوں کا حیض نہیں، بلکہ خون بہانے کی ایک مخصوص صورتِ حال اور سبب ہے۔

مزید بر آں، روایتی تراجم میں اس آیت میں لفظ النساء کو عورتوں ہی کے ساتھ نہیں بلکہ بیویوں کے معنی میں بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ بلا جواز تحریف ہے، کیونکہ نساء بیویوں کا معنی ہر گز نہیں دیتا۔ لہٰذا یہ بھی اُسی بڑے دھوکے کا ایک حصہ ہے۔ اب یہی دیکھ لیں کہ ایک طرف تو یہ تراجم عورتوں کا اس صورتِ حال سے پاک ہو جانے کا ذکر کرتے ہیں، لیکن فوراً ہی بعد "توابین" اور "متطہرین" کے الفاظ، یعنی توبہ کرنے اور پاک ہو جانے والے، "جمع مذکر" کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ یہ کافی ثبوت ہے کہ یہاں نساء سے مردوں کی جماعتیں ہی مراد ہیں۔

پھر آپ نے یہ بھی دیکھ لیا ہے کہ "اعتزلوا النساء" سے مراد نساء یعنی عورتوں سے دور ہو جانا نہیں، بلکہ **نہتے کمزور عوام کو جنگوں کے عمل سے علیحدہ کر کے محفوظ کر دینا ہے۔ کوئی حد ہوتی ہے بے وقوف بنانے کی۔**

[2:222]

ebooks.i360.pk

“AND these operatives will also ask thee about the parties still engaged in bloodletting (al-Muhayiz): Tell them "It is a painful and abhorrent state of affairs (Azan). Keep, therefore your vulnerable masses (an-Nisaa) away and safe (A’taziloo) from this bloodletting. And do not draw near to these warring factions until they exercise restraint (yatahharna); and when they stop from this act, establish close relations with them the way God has bidden you to do." Verily, God loves those who turn unto Him in repentance and He loves those who keep themselves clean from misdeeds.”

Note: This Verse necessitates some explanation for those of us who are not aware of its historical and linguistic background.

The natural question arises at this juncture as to which particular bloodshed is meant here by Al-Muhayiz, a proper noun. God has only hinted at it without naming. It is important to keep in mind here that during almost the entire period of the Holy Messenger’s tenure, a 20 year long series of battles and bloodshed on an unprecedented scale had persisted between the two great empires of their time in the very near neighborhood. Though Quran doesn’t refer to this bloodshed by name, but its use of Al-Muhayiz (Ism-e-Ma’arfah), instead of only Muhayiz, and the government elders seeking his advice on this hot issue, can most probably relate to that particular well known continued bloodshed. Moreover, the word Al-Muhayiz is the noun of time and place and ‘source’; which means that it’s not women’s bleeding, but a particular state of affairs causing bloodshed.

You will also kindly observe from traditionist translations that the word An-Nisaa is not only defined as women but also as WIVES. This is an illegitimate interpolation in Quran as Nisaa does not denote WIVES at all. Hence this also is a part of the big Hoax. Please note that while they talk of WOMEN getting cleansed from an “unclean state”, it is immediately followed by the words “Tawwabeen” and “Mutatahhirin”, meaning “males” who have gotten cleansed and repentant. It proves that no females were

under discussion in this Verse and were not required to be cleansed from a dirty state, and the word NISAA was used for the male plural groups. Apart from all that, a natural temporary state of women's menstruation can't be called a dirty one.

Again, you have also seen that "A'tazilu an-Nisaa" does not mean "keep away FROM Nisaa" (because they are dirty), but to keep the "vulnerable masses away from the ravages of Wars".

The very next sentence confirms that Quran here is talking about lower cadres of the masses.

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّـهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم
مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّـهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا
بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّـهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٤﴾

"تمہارے چھوٹے طبقات/کمزور عوام [نِسَاؤُكُمْ] تمہارے قومی اثاثے/سرمایے کی حیثیت [حَرْثَكُمْ] رکھتے ہیں، پس اپنے اس اثاثے کے ساتھ قریبی دستور العمل رکھو جس طرح بھی تم بہتر سمجھتے ہو، اور ان اپنے لوگوں کو آگے بڑھانے، ترقی دینے کے لیے سب کچھ کرو۔ اللہ کے احکامات کی نگہداشت کرو اور یہ جان لو کہ تم اس کے سامنے پیش ہونے والے ہو۔ اور امن و امان کے ذمہ داروں کے ساتھ راست تعلق رکھو۔[۲۲۳] اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں/وعدوں/عہد ناموں کو نیکی، تقویٰ اور عوام الناس کی اصلاح کے عمل میں رکاوٹ کا جواز یا بہانہ قرار نہیں دیتا، کیونکہ اللہ سب کچھ سن رہا ہے اور ہر صورتِ حال کا علم رکھنے والا ہے[۲۲۴]۔"

نوٹ:

قدیمی روایتی تراجم میں اس آیت کا من گھڑت ترجمہ اور اس کی بنا پر عورت ذات کو "کھیتی" کا میدان بنا کر اس کی جو تذلیل کی گئی ہے وہ ہم سب پر ما قبل سے ہی عیاں ہے۔

[2:223]
"Your lower cadres (Nisaa'u-kum) are your real national wealth and assets (Harth-u-kum); keep then direct working relationship unto your national assets as you may desire, but keep providing

them for their progress and stability (Qaddimu). And remain conscious of God's commandments, and know that you are liable to justify your actions to Him. And always keep direct rapport with your responsible officers. "

[2:224]

"AND DO NOT allow your oaths in the name of God to become an obstacle to virtue, God-consciousness and the reformation process of your men: for God is all-hearing, all-knowing."

Note: In the fabricated traditionist translations this verse is grossly misrepresented where women folk have been humiliated by symbolizing them with "your cultivable land".

لَّا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّـهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَـٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّـهُ غَفُورٌ
حَلِيمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّـهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٧﴾

اسی ضمن میں یہ بھی یادرکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے فضول قسم کے دیے گئے قولوں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا، لیکن ان باتوں پر تمہاری گرفت ضرور کرے گا جو تم نے سوچ سمجھ کر یا دل کے ارادے سے کی ہوں گی۔ بیشک اللہ بردبار اور اپنی مغفرت جاری رکھنے والا ہے۔ جو حکمران اکے چور عوام کے حقوق کی نگہداشت میں کمی کرتے ہیں یا انہیں بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں[يُؤْلُونَ] ، تو عوام کچھ عرصہ انتظار کر لیا کریں[تَرَبُّصُ] کہ صورتِ حال بہتری اور خوشحالی کی جانب گامزن ہو جائے[أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ]۔ پھر اگر ان کے ساتھ کی گئی حق تلفیوں کو دُور اور کمیوں کو پورا کر دیا جائے[فَاءُوا] تو پھر یہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحمت عطا کرنے والا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہونے پر وہ علیحدہ ہو کر آزاد ہونے کا ارادہ کر لیں[عَزَمُوا الطَّلَاقَ] تو بھی اس پر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کے معاملات کو سنتا اور خوب جانتا بھی ہے۔

[2:225]

"And keep in mind in this context that God will not take you to task for oaths which you may have uttered without thought, but will take you to task [only] for what your hearts have conceived in earnest: for God is much-forgiving, forbearing."

[2:226]

"If rulers fall short in fulfilling the needs and rights of their masses (Yu'loona min Nisaai-him), the people must keep patience

(tarabbas) for some time expecting a better and prosperous situation to develop (Arba'ati ashhur). Then if they are granted their rights, they will acknowledge that God is forgiving and generous."

[2:227]

"But if the situation persists and they resolve on separation from allegiance ('azamu at-Tallaaq), behold, God is all-hearing, all-knowing of their plight."

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّـهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّـهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٨﴾

الحاق سے علیحدہ ہو کر اپنا راستہ اختیار کر لیے والی جماعتیں [وَالْمُطَلَّقَاتُ] اپنے لوگوں کے ہمراہ تین مطالعاتی یا تفتیشی مراحل کے گذرنے تک [ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ] توقف اختیار کریں [رُکے رہیں] [يَتَرَبَّصْنَ]۔ اگر وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کے لیے یہ جائز قرار نہیں دیا گیا ہے کہ وہ اس تعلق کو یکدم بھلا دیں جو اللہ نے ان کے اس حالیہ باہمی قربت کے رشتے کے سلسلے میں پیدا کر دیا تھا۔ نیز ان کے حکام یا اکابرین کا یہ حق فائق ہے کہ وہ اس مسئلے پر اصلاحِ احوال کا ارادہ کرتے ہوئے انہیں ان کے سابقہ مقام پر واپس لے آئیں۔ کیونکہ اگر ان کے حقوق ہیں تو ساتھ ساتھ ان پر تمام جانے بوجھے فرائض اور ذمہ داریاں بھی ہیں جو وہ سٹیٹ کے لیے ادا کرتے ہیں۔ البتہ اقتدار پر فائز حکام کا درجہ نسبتاً عوام سے بلند ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل اقتدار و غلبہ صرف حکمت و دانش کے مالک اللہ کا ہی ہے۔

[2:228]

And those having separated from allegiance (الْمُطَلَّقَاتُ) shall withhold (يَتَرَبَّصْنَ)themselves up to three stages of study and investigation (ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ). It is not fair for them that they hide that companionship that God had created by virtue of their recent close mutual relationship, if they believe in God and the Hereafter. And their elders/seniors (ba'oolata-hunna) have preferential rights to draw them back (bi raddi-hinna)and restore to their old status by committing to remove the causes of separation. If they have their rights, they also have their obligations or duties towards State to perform. And those on the seats of authority do have a higher position over them (lil-Rajjalu

'alayi-hinna darajatun). However, the real Authority rests with God, the Wise One.

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ
شَيْئًا إِلَّا أَن يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّـهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّـهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا
افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّـهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٢٩﴾ فَإِن
طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن
ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّـهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٢٣٠﴾

۔۔۔۔یعنی یہ کہ اس الحاق سے علیحدگی اختیار کرنے کے بھی دو مرحلے ہونے ضروری ہیں۔ وہ اس طرح تا کہ اس عمل کے دوران پھر ایک باعزت انداز میں ساتھ جُڑ سکیں یا بعد ازاں پھر خوبصورت انداز میں بالکل آزاد ہو جائیں۔ اور ایسی صورتِ حال میں تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم نے ان لوگوں کو مراعات دی ہوں اس میں سے کچھ واپس طلب کرو، سوائے اس صورت کے کہ دونوں فریقوں کو کسی امر میں اس بات کا ڈر پیدا ہو جائے کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود قائم نہ رہ سکیں گی۔ پس اگر تم لوگوں کو یہ ڈر ہو کہ فریقین اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس علیحدگی کے ضمن میں کچھ زرِ تاوان یا تلافی ادا کر دی جائے۔ یہ اللہ کا مقرر کردہ ضابطہ ہے پس اس سے تجاوز نہ کیا جائے، کیونکہ جو بھی ایسا کریں گے وہ ایک یا دوسرے کی حق تلفی کے مرتکب ہوں گے ﴿٢٢٩﴾۔ پس اگر ایک جماعت یا قوم کو، یا کسی الحاقی یونٹ کو الحاق سے بالکل آزاد کر دیا گیا، تو اب اس کے بعد سے اس کو ساتھ رکھنا ان کے لیے جائز نہیں تا کہ وہ اب کسی دیگر قوم یا قیادت کے ساتھ شراکتِ کار کا معاہدہ کر سکیں۔ نیز بعد ازاں اگر کسی وقت وہ قیادت بھی اس جماعت کو معاہدے سے علیحدہ کر دے تو پھر انہی دونوں فریقوں کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ آپس میں مراجعت کر لیں اگر وہ یہ قیاس کرتے ہوں کہ اب اللہ کی حدود کی پابندی کر سکیں گے۔ پس یہ ہیں اللہ کے مقرر کردہ ضابطے جو علم رکھنے والی قوموں کے لیے وہ واضح طور پر بیان کر دیتا ہے ﴿٢٣٠﴾۔

[2:229]

.....It means that the procedure of freedom from allegiance (Attalaaq) must be undertaken in two steps (marrataan). It may be possible during its course to join each other again (imsaakun) in a respectable way, or ultimately to become free altogether later on. In such a situation it is not allowed to you to demand return of that which you have provided them with. This can be done only in case both parties fear violating the limits/values prescribed by God. Hence, if you fear that both parties are not safeguarding the limits, there's no sin if some compensation is

paid in this process. These are bounds set by God; do not, then, transgress them: for they who transgress the bounds set by God, they violate the values of justice and fair-play.

[2:230]

Therefore if a group or regional unit is set free from allegiance, it is no longer fair for a government to force them to stay on, so that they feel free to enter into a close working agreement with another nation or leadership.

Then, if the latter may set them free, there shall be no sin upon either of the former parties to revert to one another if they think that they will be able to keep within the bounds set by God: for these are the bounds of God which He makes clear unto people of knowledge.

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّـهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ
اللَّـهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّـهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٣١﴾

یعنی، اگر تم نے اپنے زیرِ قیادت عوام میں سے کسی قوم کو اپنے وفاق سے علیحدہ کر دیا ہو [طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ]اور وہ جماعت اپنی علیحدگی کے عمل کی تکمیل کو پہنچ چکی ہو،[فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ]تو تم پھر بھی ان کے ساتھ باعزت طریقے سے الحاق کر سکتے ہو، یا بصورتِ دیگر باعزت انداز میں رخصت کر سکتے ہو۔ لیکن انہیں کسی نقصان دہ انداز میں اس طرح گرفت میں نہ رکھو کہ تم حد سے تجاوز پر اُتر آو۔ کیونکہ جو بھی ایسی حرکت کرے گا، وہ خود اپنی ذات پر زیادتی کا مرتکب ہو گا۔ اس لیے اللہ کی ان ہدایات کو ہنسی کھیل نہ سمجھ لینا۔ بلکہ اللہ کے خود پر عطا کردہ انعامات کو پیشِ نظر رکھا کرو اور اس کو بھی جو کچھ اس نے تم پر کتاب اور عقل و دانش کی صورت میں نازل کیا ہے جس کے ذریعے وہ تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ اور اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرتے رہو اور یہ بات ذہن میں رکھو کہ اللہ ہر چیز سے باخبر رہتا ہے۔

[2:231]

It means that if you set a segment of your people free from your Center (izaa talaqtum an-Nisaa), and that group may have reached the end of separation process (balaghna ajala-hunna), you can still either re-enter into an allegiance in a respectable way, or otherwise, bid them a final farewell; do not keep them

linger on in a harmful way which might cause you to transgress your limits. Whoever would commit such transgression he would be doing an injustice to his own self. Therefore, do not take these commandments in a casual or frivolous way; and keep in mind always the blessings with which God has graced you, and all the revelation and the wisdom which He has bestowed on you in order to admonish you thereby; and remain conscious of God, and know that God has full knowledge of everything.

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم
بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ
وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٢﴾

اور جب تم کسی ماتحت قوم کو الحاق سے الگ کر دو اور وہ علیحدگی کی تکمیل کو پہنچ جائیں تو انہیں اس پر مجبور نہ کرو کہ وہ اپنے دیگر ہمسایہ قوموں یا قیادتوں کے ساتھ الحاق نہ کریں جب کہ ان کے درمیان باعزت شرائط پر رضامندی طے پا گئی ہو۔ یہ تلقین تم میں سے انہیں کی جا رہی ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا رویہ تمہارے لیے زیادہ ارتقاء اور کردار کی زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ ان تمام امور کو اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے جب کہ تم لا علم ہو۔

نوٹ: غور فرمایئے کہ احکامات کو کس طرح پھیلا کر ہر ہر پہلو کو زیرِ نظر لایا گیا ہے۔

[2:232]
And when you disengage a population unit from control and allegiance, and they have come to the end of their separation process, hinder them not from establishing other allegiances if they have agreed with each other in a fair manner. This is an admonition unto every one of you who believes in God and the Hereafter; it is the most virtuous way of conduct for you, and the cleanest. And God knows what this implies, whereas you do not know.

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ
بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم
بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾

ebooks.i360.pk

حکومت کے وہ شعبے جن کا فرضِ منصبی قوم کی پرورش اور ضروریات کی بہم رسانی ہے [الْوَالِدَاتُ]، ان پر واجب ہے کہ اپنی نسلوں کو پروان چڑھانے کے لیے [يُرْضِعْنَ] دونوں لحاظ سے کمال تک پہنچائیں [حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ]، اس صورت میں کہ انہوں نے اس پرورش و تربیت کی تکمیل کو اپنا نصب العین بنالیا ہو۔ یعنی نئی نسلوں کے لیے باعزت انداز میں تعلیم و تربیت بھی موجود ہو اور سامان زیست کی ذمہ داری بھی [رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ]۔ کسی فرد کو اس کی صلاحیت سے زیادہ ذمہ داری نہ دی جائے۔ کوئی ماں اپنی اولاد کی خاطر کسی مصیبت کا شکار نہ ہو اور نہ ہی کوئی باپ اپنے بچے کے معاملے میں کسی مشکل میں پڑے۔ اور نہ ہی ان کا وارث اس قسم کے نقصان کا شکار ہو۔ اس کے باوجود بھی اگر دو فریق آپس کی مشاورت سے الگ الگ ہو جانے پر رضامند ہو جائیں تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اس صورتِ حال میں بھی اگر تم نے نیت و ارادہ کر ہی لیا ہے کہ اپنی نسلوں کو ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کا اہتمام کرتے رہو گے [تَسْتَرْضِعُوا]، تو تم پر گناہ نہیں ہے اگر تم وہ سب کچھ سرنڈر / معاف کر دو جو تم انہیں باعزت طریق سے دیتے رہے ہو۔ اور اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرتے رہو اور یہ ذہن میں رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال پر نگرانی رکھتا ہے۔

[2:233]
And the governmental bodies responsible for providing sustenance to the masses(al-Walidaat) must be directed to do so(yarzi'na) by reaching perfection in two respects (haulayina kaamilayin), if they have genuine intentions to do so; for new generations they must provide sustenance as well as education and training (rizqu-hunna wa kiswatu-hunna). No human being shall be burdened with more than he is well able to bear: neither shall a mother be made to suffer because of her child, nor, because of his child, he who has begotten it. The heir may also not be made to suffer. In spite of this ideal situation, if both parties still decide by mutual consent and counsel upon separation (in iraada fasaalan) they will incur no sin thereby. And if you still decide to keep providing sustenance for your younger generations, you will incur no sin provided you surrender in a fair manner what you have handed over to them. But remain conscious of God, and know that God sees all that you do.

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ
أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَـٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ
حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾

اور تم میں سے وہ جن کے پورے حقوق ادا کیے گئے ہوں [يُتَوَفَّوْنَ] اور وہ اپنے ساتھی جماعتوں کے لیے قوت اور توسیع چاہتے ہوں [وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا]، وہ اپنے لوگوں کی کوششوں کے ذریعے بہتر حالات اور خوشحالی [أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ] کی توقع رکھیں۔۔ پھر جب یہ جماعتیں اپنی کوششوں کے نتائج تک پہنچ جائیں [بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ] تو پھر تمہارے لیے کوئی عذر نہیں کہ انہیں موزوں انداز میں اپنے لوگوں کے بارے میں خود مختاری کے ساتھ جیسا چاہیں فیصلے یا اقدامات کرنے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام کارگذاریوں سے باخبر رہتا ہے۔ اور تمہاری حکومت کے لیے بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ عوام کے ساتھ راست خطاب [خِطْبَةِ النِّسَاءِ] میں ان کے فائدے کے لیے کچھ بھی کھول کر پیش کر دیا کرے یا اپنے تک محدود رکھے، کیونکہ اللہ یہ جانتا ہے کہ تم ان کے معاملات کو ضرور پیش نظر رکھو گے۔ لیکن درست طریقہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ کوئی خفیہ میثاق یا عہد نہ کرو سوائے اس کے جو معروف طریقے سے ظاہر کر دیا گیا ہو۔ اور کسی الحاق معاہدے کی تابعداری / پابندی / ادائیگی پر کوئی فیصلہ جلدبازی میں صادر نہ کیا کرو جب تک کہ اس کی مقررہ میعاد پوری نہ ہو جائے [يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ]۔ یہ ذہن میں رکھو کہ اللہ وہ سب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں موجود ہے اس لیے اس کی پکڑ سے ڈرتے رہو [فَاحْذَرُوهُ]۔ اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور بردبار ہے۔

[2:234] And those of you whose rights have been paid in full (yutawaffawna) and they now look forward to further expansion and strengthening of their people (yazuroona azwaajan), they should hope for more prosperous conditions (arba'ata ashhur) through their people's own efforts (bi anfusi-hinna). When noted that they have reached their goals, there shall be no sin in allowing them autonomy in whatever they may do with their people in a lawful manner. And God keeps knowledge of all that you do.

[2:235] And no problem for your government if you offer in your public address whatever you wish to do for your people's benefit, or keep it to yourselves. Allah well knows that you will always take cognizance of their problems. But the proper way is not to

make secret promises, but to express your intentions clearly in a befitting manner. And do not make hasty conclusions on the performance of a mutual working agreement until its deadline is reached. And know that God knows what is in your minds, and therefore remain conscious of Him; and know too, that God is much-forgiving, forbearing.

لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى
الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِن
طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ
يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم نے عوام میں سے ایک ایسی قوم کو غلبے یا الحاق سے علیحدہ کر دیا ہو [طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ] جن سے تم نے کوئی متوقع استفادہ بھی حاصل نہ کیا ہو یا ان کے ذمہ کوئی فرائض عائد کیے ہوئے ہوں۔ لیکن انہیں متاعِ حیات پھر بھی دو، وسعت رکھنے والے کو [الْمُوسِعِ] اس کے بقدر اور غریب کو اس کے بقدر [الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ] ۔ یہ اسبابِ زیست باعزت اور موزوں ہونی چاہیئں کیونکہ یہ احسان کرنے والوں کے ذمہ ایک حق ہے۔ اور اگر تم نے انہیں الحاق سے علیحدہ اس سے قبل کیا ہے کہ ان سے کوئی فائدہ لیا ہو، لیکن تم نے ان کے حق میں کچھ دینا مقرر کر لیا ہو [وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً] ، پس اس صورت میں اس کا نصف ادا کر دو جس کے تم پابند ہو، سوائے اس کے کہ وہ خود اسے معاف کر دیں [يَعْفُونَ] یا وہ ادارہ معاف کر دے جس کے ہاتھ میں عہد نامے کے فیصلے کا حق ہے [بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ]۔ لیکن اگر تم معاف کر دیتے ہو تو یہ پرہیز گاری کے قریب تر ہو گا۔ کیونکہ تم اپنے اور ان کے درمیان سابقہ سلوک کو فراموش مت کرو۔ بہر حال تم جو بھی کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی بصارت کے احاطے میں ہوتا ہے۔

[2:236]
You will incur no sin if you set free from allegiance or dominion a regional community from which you have still not derived a due benefit or have assigned them certain duties to be performed. Even in such a case make provisions for them – to the affluent according to his means, and the poor according to his means. It’s a duty upon kind-hearted ones (rulers).

[2:237]
And if you have set them free before having any service from them, but have committed to give them some financial benefits,

pay them half of what you had settled - unless it be that they forgo their claim or he (the state institution) in whose hand is the power of decision, forgoes the claim: and to forgo what is due to you is more in accord with God-consciousness. And forget not the grace you have had towards one another: verily, God sees all that you do.

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ
رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ
وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ
بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾

اپنے فرائضِ منصبی کی [الصَّلَوَاتِ] ادائیگی میں تاکید سے کام لو، اور مرکزی فریضے [وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى] کو بھی ضرور نگاہ میں رکھو، یعنی ،،، اللہ کی منشاو مقصود کی تکمیل میں نہایت فرماں برداری سے جدوجہد کرتے رہو۔ پھر جب تم حالتِ خوف میں ہو تو اپنے فرائض خواہ پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہو کر ادا کرتے رہو۔ پھر جب حالتِ امن میں آ جاو تو اللہ کی صفاتِ عالیہ کو اُس عملی انداز میں پیشِ نظر رکھو جیسے اُس ذاتِ پاک نے تمہیں تعلیم دی ہے، جو تم قبل ازیں نہیں جانتے تھے۔ اور تم لوگوں میں سے جن کے حقوق کی پوری ادائیگی کی گئی ہے اور وہ پھر بھی اپنے لوگوں کی ترقی و تحفظ کے لیے فکر مند ہوں، وہ اس مقصد کی تکمیل تک پہنچنے کے لیے [إِلَى الْحَوْلِ] الحاق سے علیحدہ ہوئے بغیر [غَيْرَ إِخْرَاجٍ] اپنے ساتھیوں کے لیے اسبابِ مہیا کرنے کا حکم جاری کر دیں ۔ پھر اگر وہ رخصت ہونا بھی چاہیں تو بھی تم پر اس کا کوئی بوجھ یا جواب داری نہیں ہے جو بھی وہ اپنے لوگوں کے لیے موزوں طریق سے کرنا چاہیں۔ تمام غلبہ اور حکمت اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور الحاق سے نکل جانے والے یونٹوں / قوموں کے لیے بھی موزوں اور باعزت اسبابِ زیست کا حق ہے۔ یہ محسنین پر فرض ہے۔

[2:238]
BE EVER mindful of the divinely assigned duties (Salaat), and be conscious of the pivotal duty (Salat al-Wustaa) – that of remaining steadfast and vigilant in the accomplishment of God’s great plan.
[2:239]
But if you are in a state of fear, still perform your duties walking or riding; and when you are again in a state of peace, bear God’s

Attributes in mind just as He has taught you to do, what you did not previously know.

[2:240]

AND those of your people whose rights have been given in full and they are still worried about their people's progress and security, they should order/bequeath for them means of attaining that goal fully, without their being obliged to leave. If, however, they decide to leave, there shall be no obligation upon you in whatever they may do with themselves in a lawful manner. All dominance and wisdom is only for God.

[2:241]

And the separated units shall have a right to means of sustenance in a goodly manner: this is a duty for all who are conscious of God.

-

نوٹ: اگلی آیات میں ہم واپس ظلم کے خلاف جنگ کی طرف آجاتے ہیں۔ آیت 246 تک اس لیے ترجمہ کیا گیا ہے تا کہ یہ ثابت ہو جائے کہ اس سے پیوستہ سابقہ موضوع شوہر اور بیوی کے درمیان والی طلاق کا معاملہ قطعی طور پر نہیں ہو سکتا۔

NOTE: We are back to fighting against tyranny in the next Verses. Translation up to Verse 246 that follows is given for the sole purpose of proving that the preceding topic just cannot relate with Divorce.

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّـهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ
أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّـهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّـهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّـهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَّن ذَا
الَّذِي يُقْرِضُ اللَّـهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّـهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾

اللہ تعالیٰ اپنے احکام اس ہی طرح بیان فرماتا ہے تا کہ تم سب پرہیزگاری اختیار کر لو۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے وطن سے نکل گئے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں، اور موت کا خوف لگا ہوا ہو۔ پس ایسا اس لیے ہو کہ اللہ کے قانون نے ان کے لیے بربادی لازم کر دی ہو، لیکن بعد ازاں پھر انہیں دوبارہ خوشحالی عطا کر دی ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تو عوام الناس پر فضل و کرم کرنے والا ہے لیکن عوام کی اکثریت اپنی کوششوں کو نتیجہ خیز نہیں بنا پاتی۔ پس اللہ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے جنگ کرو اور یہ جان لو کہ اللہ ہمہ وقت سننے اور جاننے والا ہے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کے متعین مقاصد کے لیے

کام کرتے ہیں وہ اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے ہیں، پھر وہ اسے کئی گنا اضافہ دے کر کثرت سے بڑھا دیتا ہے۔ اللہ ہی ہے جو گرفت بھی کرتا ہے اور وسعت بھی عطا کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ جانے والے ہو۔

[2:242]
In this way God makes clear unto you His messages, so that you might learn to use your reason.

[2:243]
ART THOU NOT aware of such people's example as may have forsaken their homelands in their thousands for fear of death- whereupon God's law may have ordained their destruction; and subsequently have restored them again as a vibrant society? Behold, God is indeed bountiful unto man -but most people do not make their efforts fruitful as directed.

[2:244]
Do not shun fighting, then, in God's cause, and know that God is all-hearing, all-knowing.

[2:245]
Who is it that will offer up unto God a goodly loan, which He will amply repay him with multiple increase? For, God takes away, and He gives abundantly; and it is unto Him that you shall be brought back.

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾

"کیا تم حضرت موسیٰ کے مابعد کے دور کے بنی اسرائیل کے بڑوں کے بارے میں نہیں جانتے جب انہوں نے اپنے راہنما سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو، ہم اللہ کی راہ میں جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب میں پوچھا کہ ایسا تو نہیں ہو گا کہ جب لڑنے حکم دیا گیا تو تم لڑنے سے باز رہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم کیوں اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کریں گے جب کہ ہمیں اور ہماری آل اولاد کو ہمارے گھروں سے نکال دیا گیا ہے۔ جب اس کے بعد انہیں جنگ کا حکم دیا گیا تو چند ایک کے سوا وہ سارے واپس پلٹ گئے۔ اللہ ایسے ناحق پر چلنے والوں کا پورا علم رکھتا ہے۔"

(2:246)

"Art thou not aware of those elders of the children of Israel, after the time of Moses, how they said unto a leader of theirs, "Raise up a king for us, [and] we shall fight in God's cause"? Said he: "Would you, perchance, refrain from fighting if fighting is ordained for you?" They answered: "And why should we not fight in God's cause when we and our children have been driven out of our homeland?" Yet, when fighting was ordained for them, they did turn back, save for a few of them; but God had full knowledge of the evildoers."

– – – – –

Chapter al-Ahzaab – Verse 33/49: - سورۃ احذاب: آیت 33/49:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾

"اے ایمان والو اگر تم نے مومن جماعتوں کے ساتھ اشتراک کار کے معاہدے کیے ہوں اور پھر انہیں الحاق سے علیحدہ کر دیا ہو قبل اس کے کہ تم نے ان سے کچھ مفادات حاصل کیے ہوں، تو پھر تمہارے ذمہ ان کے ضمن میں کوئی بھی تیاری یا مدت کے شمار کی ضرورت نہیں ہے۔ پس انہیں کچھ وسائل عطا کرتے ہوئے خوشگوار انداز میں علیحدہ کر دیا کرو۔"

O People of peace and faith, if you have entered into close collaboration agreements with the equally peaceful units of populations and then have set them free from their obligations without having a fruitful relationship, you are not obliged to fix a period for making certain arrangements for setting them free. Just grant them some provisions/funds and relieve them in a pleasant manner.

Tallaq in Verse 65/1 - آیت 1/65[الطلاق]

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

ebooks.i360.pk

"اے سربراہِ مملکت، اگر تم عوام کے ایک علاقائی یونٹ کو الحاق سے علیحدہ کر دیتے ہو، تو تمہیں چاہیئے کہ انہیں یہ آزادی ایک تیاری کے لیے متعین شدہ مدت کے مطابق دیا کرو؛ اور اس مدت کا باقاعدہ حساب رکھو۔"

O Nabi (Head of the State), when you set free a segment of your public/subjects/population units from allegiance, then set them free according to an appointed time period of preparations, and reckon the period carefully.

اور اب المحیض کی وضاحت کے لیے ایک اور آیت 5/65:

And now the second Verse on Al-Muhayiz, which is 65:5.

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّـهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا (٤) ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّـهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّـهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا (٥)

[اور تمہارے عوام کا وہ طبقہ جو الحاق سے علیحدگی چاہتا ہے- 1/65] ------------"اور جو خون ریزی کے مصائب سے متاثر بھی ہو چکا ہے، اگر تم ان کے بارے میں فیصلہ کرنے میں شش و پنج میں مبتلا ہو [ارْتَبْتُمْ]، تو اس کے لیے تمہارے پاس ان کے لیے فیصلے تک پہنچنے کی ڈیڈ لائن تین ماہ کا عرصہ ہے۔ اور وہ آبادیاں جو خون ریزی سے متاثر نہیں ہوئی ہیں اور وہ بھی جن پر فرائض یا ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں، ان کی علیحدگی کے لیے ڈیڈ لائن ان کے فرائض و ذمہ داریوں کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ اس ضمن میں تم میں سے جو بھی اللہ کے قوانین کی پرہیزگاری سے کام لیں گے اللہ اپنے ارادے سے ان کا راستہ آسان کر دے گا۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو تم سب کو دیا گیا ہے۔ اور جو بھی پرہیزگاری کے ساتھ کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کمزوریوں پر پردہ ڈال دے گا اور اس کے اجر میں اضافہ فرمائے گا۔"

(And that segment of your masses (مِن نِّسَائِكُمْ –min nisaai-kum) who want to get freedom from allegiance…..65/1)…………" who have been afflicted with despair(يَئِسْنَ – ya'isna) in the course of bloodshed (مِنَ المَحِيضِ – min al-Muhayiz), if you want to pause and think (إِنِ ارْتَبْتُمْ – in artabtum) about them then your time period for solution of their problems is three months. And those who have not faced bloodshed (يحضنyahidhna), and those entrusted with responsibilities/obligations (Oolaatul ahmaal - اولات الاحمال), their

deadline for separation is the discharge of their responsibilities/obligations. And those of you who would remain cautious of God on this issue, God would ease their way by His will. This is the God's command given to you all. And whoever would remain cautious of God (yattaq), He would hide (yukaffir) his minor oversights and enhance his reward."

امیدِ واثق ہے کہ یہاں تک تمام متعلقہ مواد احاطے میں لے لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن میں اور کہیں بھی طلاق کا معاملہ زیر بحث نہیں لایا گیا۔ حضرت موسیٰ کے سفر کے ضمن میں ضرور اس کے مشتق "انطلق" کی شکل میں اسے استعمال کیا گیا ہے جس کا معنی بھی طلاق نہیں بلکہ سفر پر آگے چل پڑنا ہے۔۔ جو کچھ اس جدید عقلی تحقیق کے ذریعے دریافت کیا گیا معصوم عوام کو یہ سمجھانے کے لیے کافی ہے کہ مذہبی پیشوائیت نے کس طرح ایک وسیع معانی رکھنے والے لفظ کو آلہِ کار بنا کر انسانی زندگیوں کے انتہائی پرائیویٹ شعبوں کے اندرون تک دخل حاصل کر لیا۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ نے طریقِ کار کا تعین کرنے میں آزادی عطا کی تھی، وہاں یہ حضرات انسانوں کی شادیاں اور طلاقیں کروانے والے حاکم اور اجارہ دار، بلکہ خدائی فوجدار بن بیٹھے۔ جن کاموں کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے انسانوں کی ہیئتِ اجتماعیہ کو اختیار دیا گیا تھا کہ اتفاق رائے سے ایسے طریقے اختیار کر لیں جن میں نکاح اور طلاق کے دونوں فریقوں کے درمیان معاملات کو مساوی بنیادوں پر بآسانی نبٹا دیا جائے، وہاں مذہبی جیورسٹوں نے متعدد بے بنیاد اور گنجلک پابندیاں اور غیر منطقی اور عورت مخالف شرائط عائد کر دیں۔

کچھ لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ پھر یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کے مسئلے کی تفصیل کہاں بیان کی ہے؟ قرآن کا ایک گہرا مطالعہ آپ کو یہ آگاہی دے دیتا ہے کہ نکاح اور طلاق کے سماجی موضوعات پر بھی اگر کوئی جزئیات و تفاصیل طے کرنا وقت کے ارتقائی تقاضوں کے مطابق مختلف اور بتدریج واجب تبدیلیوں کے ساتھ ضروری تھا، تو وہ اللہ تعالیٰ نے بہتر سمجھا کہ انسانوں پر ہی چھوڑ دیا جائے۔ اُس ذات عالی مقام کا فرمان اس سلسلے میں بہت ہی واضح اور تنبیہی انداز میں صادر کر دیا گیا تھا۔ اس فرمان کو نکاح و طلاق کے ضمن میں بھی آخری حروف جانتے ہوئے ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:-

It is strongly hoped up to this point everything pertinent has been taken into account. Apart from these Verses, the issue of Tallaaq has not been discussed anywhere. One of its derivatives "Antalaqa" though has been used in the context of Moses' journey, where too it doesn't signify Divorce at all, but expresses setting off on the journey again. Whatever has been discovered

ebooks.i360.pk

thru this rational research should suffice for the innocent masses to understand that the religious clergy have exploited a word (Tallaaq) having a wide scope of meanings, through a blatant misconception, in order to infiltrate into the most private sectors of human lives. Where Allah swt had granted liberty in determining the procedures, these guys had the audacity to assume the role of divine arbitrators and monopolists in those matters by controlling the conduct of marriages and divorces. In the issues where communal consensus was enough and divinely authorized to make decisions, religious jurists interfered with the Royal support and enforced countless futile and complex terms and conditions most of which were anti-women.

Some of us question as to where else then has God explained about the procedure of Tallaaq? A deeper study of Quran would reveal that God has thought it befitting to leave these issues, among many others, to the discretion of social authorities in view of ever changing demands of the gradually evolving human societies. The relevant injunction from the Exalted Creator was issued in very clear and admonishing terms. We need to keep that injunction always in mind as the last word on the issues of Nikaah and Tallaaq too. Kindly have a look :-

المائدہ۔10/5 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ
يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ثُمَّ
أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾

اے امن و ایمان والو، مت سوالات کیا کرو اُن معاملات کے بارے میں جو اگر تمہارے لیے کھول کر ظاہر یا بیان کر دیے جائیں تو تم مشکل و خطا میں پڑ جاو۔ اور جب تم سوالات اُس وقت کر رہے ہو جب کہ قرآن کا نزول جاری ہے، تو تمہیں کھول کر بتایا بھی جا سکتا تھا۔ لیکن ایسے معاملات میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی تمہیں کسی پابندی سے آزاد کر دیا ہے، کیونکہ اللہ تعالی بردبار ہے اور تمہیں مشکلات سے تحفظ عطا کرنے والا ہے۔ تم سے قبل بھی ایک قوم ایسے ہی سوالات پوچھتی رہی ہے، پھر وہ انہی کی بنا پر حق سے انکار کرنے والے بن گئے تھے۔

ebooks.i360.pk

Al-Maaidah – 5/10:
O people of faith and peace do not ask about the issues which if made apparent or manifest to you, may cause you error and hardship; if you should ask about them while the Qur'an is being revealed, they might indeed be made manifest to you. God has absolved you from any obligation in respect of such issues: for God is your protector and forbearing. People before your time have indeed asked such questions-and in result thereof have come to deny the truth.

تحقیقی مقالے کے اواخر میں عرض ہے کہ اگر کہیں بھی معانی کو سمجھنے میں دشواری کا سامنا ہو تو ذیل کی تمام اہم الفاظ کی لسٹ سے رجوع فرمائیں جو اپنے معانی کی وسعت کے ساتھ پیش کر دی گئی ہے۔

In the end of this research article, if readers may face difficulty in the comprehension of any word meanings/definitions, they are requested to consult the below given list of all important words with their scope of meanings.

IMPORTANT WORDS AND MEANINGS

Ayn-Zay-Lam ; **ع ز ل; اعتزلوا** ; = **to set aside, remove from. ma'zilun - a place separate from the rest**, secluded spot, place of retirement, far away. ma'zulun - removed. i'tizal (vb. 8) to separate or remove one self from.

A l w ; و ل ا; یولون ; He fell short; **or he fell short of doing what was requisite, or what he ought to have done**; or he flogged, or was remiss; he was slow, or tardy; or he flagged, or was remiss or languid, and weak. He did not fall short in acting equitably and equally in that (لم یالُ ان یعدل فی ذلک); (لا الوتُ ان افعلہ)=I did not leave, quit, cease from, omit, or neglect, the thing, or doing it. لم یالو من العدل; They did not hold back, from acting equitably; ہو یالو= He is able to perform or accomplish; یولی؛ ایلاء; He swore; نحن اولو قوۃ = We are possessors of strength and

vehement courage; اولو الارحام=The possessors of relationships, those having the best title to inheritance, one with respect to another; اولو الامر= possessors of command;

Ra-Ba-Sad; ر ب ص; تربص; يتربصن; = **to wait, lay in wait, stick, watch for an opportunity, an expectation**, desist from (with 'an), watch for something, befall anyone, one who waits, one who withholds, or collects and withholds (e.g. wheat or the like, waiting for a time of dearness).

ق ر ا **Qaf-Ra-Alif**; ق ر و; = to recite/read, compilation, collection, reading, recitation, explanation, study, investigation, examine, explore, cast forth, draw forth; - روش - عادت - تفتید/ مطالعہ/

Arb'atu Ashhar: بہتر حالات اور خوشحالی [أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ]

Tay-Lam-Qaf ; **ط ل ق;** = **to be free from bond**, be divorced, be repudiated. talaaq - divorce. ta'allaqa (vb. 2) - to divorce/**quit/leave**. mutallaqatun - divorced woman. intalaqa - **to start doing something**, **depart, set out in doing something, go ones way, be free or loose.**

Ra-Dal-Dal; **ردد ;** = to send back, turn back, reject, refuse, repel, **revert, restore**, give back, refer, give again, take again, repeat, retrace, **return to original state**, reciprocate, reply. maraddun - place where one returns. mardud - restored, averted. irtadda (vb. 8) - **to return, turn again**, be rendered. taradda (vb. 5) - to be agitated, move to and fro.

Walidaat: walada ; **و ل د**: A child, son, daughter, youngling, or young one; and children, sons, daughters, offspring, young of any kind; Reared, begotten, وَلَدُهُ; **A man's people, tribe, or family**; to be born; to be descended; to be generated, produced; be brought forth, be engendered, bred, caused, occasioned, to originate, grow, develop, arise, proceed, follow result; to propagate; reproduce ; to want children; to want the generation; **Walidaat=those who want to produce; to rear; to educate; to discipline;**

Radha'a: **ر ض ع**; suck milk; **feed**; give suck, be suckled with; be mean, miserly, ungenerous; کمینہ اور بد ذات ہونا;

Hawl: حول; ح و ل; تحوّل; Any shift, change, alteration, transfer, of it, from its place; it passed, **or become complete**; a year passed over it; or became a year old; intervention, separation, obstacle;

Kh-Tay-Ba; خ ط ب; خطبة; = **To recite/deliver an exhortation or admonition to the people,** ask or demand a woman in marriage, **talk/speak/converse or discourse with one, address one face-to-face, accost one with speech or words,** consult with one, decide a case/pass sentence/judge with evident demonstration or proof or testimony confirmed by oath, have something within one's reach or power, **hold a dialogue, seek or desire to do a thing, give a sermon/speech/oration.**

Waw-Fa-Ya; **و ف ى; يتوفون;** = to reach the end, **keep ones promise, fulfill ones engagement, commitment, pay a debt, perform a promise**. tawaffa - to die. wafaat - death.

Ayn-Qaf-Dal; ع ق د; عقدة ; = to tie in a knot, make a knot, strike a **bargain, contract, make a compact, enter into an obligation, bind,** judgement, consideration of one's affairs, management, promise of obedience or vow of allegiance.